آیاتہا ۳ ۔ سُورَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۰ ۔ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

"جب اللہ کی مدد آپہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔ اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔ تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجئے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے"۔

ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ مدینہ طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ مدینہ طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ساری کی ساری فتح مکہ اور لوگوں کے دین میں داخل ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال کی خبر دی جا رہی ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بزار، ابو یعلی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت ایام تشریق کے دوران منیٰ کے مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع فرما رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہچان لیا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔(2)

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح قرأت کی ہے: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آیت میں الْفَتْحُ سے مراد فتح مکہ ہے اور وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کے تحت کہا: کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: میں جانتا ہوں کہ عنقریب اس وقت آپ کا وصال ہو جائے گا۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اَفْوَاجًا سے مراد لوگوں کے گروہ ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 408، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 5، صفحہ 447، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 09-405

marfat.com

Marfat.com

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ یہ سورت حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی علامت ونشانی ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سورت علم اور حد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے حد مقرر فرمائی ہے اور آپ کے وصال کی خبر دی ہے۔ یعنی اس کے بعد آپ تھوڑا ہی زندہ رہیں گے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! اس کے بعد رسول اللہ ﷺ قلیل عرصہ یعنی صرف دو سال تک زندہ رہیں پھر آپ وصال فرما گئے۔(2)

امام احمد، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں وصال کی خبر دی گئی ہے کہ اس سال میری جان قبض کرلی جائے گی۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے اور میری موت قریب ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ پر سورہ نصر نازل ہوئی تو آپ نے یہ جان لیا کہ یہ آپ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے۔

امام طیالسی، ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے آخر تک یہ پڑھی۔ پھر ارشاد فرمایا: میں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہتر ہیں اور لوگ بہتر ہیں۔ فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں البتہ جہاد اور نیت (باقی) ہے۔(4)

امام نسائی، عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی۔ جس وقت یہ نازل کی گئی تو آخرت کی تیاری کے لیے تمام تر صلاحیتیں صرف کرنے کے امر نے مجھے آلیا۔(5)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سورہ نصر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی مبعوث فرمایا امت میں اس کی عمر کو اس سے پہلے گزرنے والے نبی کی امت کا نصف بنا دیا۔ بے شک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل میں چالیس برس تک رہے اور میرے لیے یہ عمر بیس برس ہے اور میرا اس سال میں وصال ہے۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر حضور نبی کریم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 408، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 407

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 282 (3017)، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 591 (13241)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملنے والی ہے۔ تو یہ سن کر وہ تبسم کرنے لگیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے تو آپ پر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ نازل کی گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) اے فاطمہ بنت محمد! ﷺ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور فتح آگئی اور میں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوتے دیکھ لیا۔ سبحان ربی و بحمدہ۔ اور میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو اپنے وصال کی خبر دی جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ نازل فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کے ہجرت فرما ہونے کے بعد آٹھویں سال (مکہ مکرمہ) فتح ہوا۔ جب آپ ﷺ نے اپنی ہجرت کے بعد ناویں سال میں قدم رکھا تو لگا تار آپ کے پاس قبائل اور وفود آنے لگے۔ اور آپ نہیں جانتے تھے کہ کب پیغام اجل آجائے گا رات کو یا دن کو۔ پس آپ اسی مقدار عمل کرتے رہے اور آپ نے سالوں کو وسیع کر دیا اور فرائض کی پابندی کی اور رخصتوں کو ظاہر فرمادیا۔ بہت سی احادیث کو منسوخ کیا، غزوۂ تبوک پر تشریف لے گئے اور الوداع کہنے والے کے افعال کی طرح افعال کیے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے آئے تو آپ پر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ آخر تک نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اے فاطمہ بنت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور فتح آخر قصہ تک آگئی۔ سبحان ربی و بحمدہ۔ اور میں اس سے (امت کے لیے) مغفرت طلب کرتا ہوں بے شک وہ توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ اے علی! بے شک میرے بعد مومنین میں جہاد ہوگا۔ آپ نے عرض کی: ہم ان مومنین سے کس بنا پر جہاد کریں گے جو کہیں گے ہم ایمان لے آئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دین میں بدعات داخل کرنے پر، جب کہ وہ رائے کے مطابق عمل کریں گے اور دین میں کوئی رائے نہیں ہے۔ بلاشبہ دین میں امر و نہی رب کریم کی جانب سے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بارے میں آپ ﷺ کی کوئی سنت قائم ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مومنین میں سے عبادت گزاروں کی شوریٰ میں رکھو۔ اور صرف رائے سے اس کا فیصلہ نہ کرو۔ اگر میں کسی کو خلیفہ بناتا تو تم سے زیادہ کوئی حقدار نہ ہوتا۔ اس لیے کہ تمہیں اسلام میں قرب حاصل ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت داری کا تعلق ہے، تم داماد رسول ہو اور سیدۃ نساء المومنین تمہارے پاس ہیں۔ اور اس سے قبل حضرت ابو طالب کی آزمائشیں اور مشقتیں بھی میرے سبب ہیں۔ اور قرآن نازل ہوا اور میں اس پر حریص ہوں کہ میں اس کے لیے ان کی اولاد میں نظر رکھوں۔ (1)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 1، صفحہ 431 (844)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام احمد، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: بلاشبہ مجھے اپنے وصال کی خبر دے دی گئی ہے۔(1)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، بخاری، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، ابن مردویہ، بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ دونوں نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اکابر بدری کو ہمارے ساتھ شامل کرتے اور بٹھاتے تھے۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ شامل کرتے ہیں، حالانکہ اسی کی مثل ہمارے بیٹے بھی ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ ان میں سے ہے کہ تم بھی جانتے ہو۔ چنانچہ آپ نے ایک دن انہیں بلایا اور مجھے بھی ان کے ساتھ بلایا اور میں یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ نے اس دن مجھے اس لیے بلایا تا کہ میرے بارے میں آپ انہیں آگاہ کریں اور کچھ دکھائیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: تو اس ارشاد ربانی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر سورت تک کے بارے کیا کہتے ہو؟ اور اس سے مغفرت طلب کریں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور فتح ہم پر آجائے اور بعض نے کہا: ہم نہیں جانتے اور بعض نے کچھ بھی نہ کہا۔ تو پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تو بھی اسی طرح کہتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو پھر پوچھا: پھر تو کیا کہتا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے پیغام اجل ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگاہ کیا ہے۔ اور آیت میں فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ اور وہی آپ کے وصال کی علامت ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بارے میں بھی اس سے زیادہ نہیں جانتا جو تو جانتا ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے قول باری تعالیٰ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد مدائن و قصور کی فتح ہے (یعنی شہروں اور محلات کی فتح) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تو اس کے بارے کیا کہتا ہے؟ تو میں نے کہا: یہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے ایک مثال بیان کی گئی ہے اور آپ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے۔

امام ابن مردویہ، ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں اور خطیب رحمہم اللہ نے تالی التلخیص میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلو تا کہ اگر آپ کے بعد یہ امارت ہمارے لیے ہے تو قریش اس بارے میں ہم سے کوئی عداوت و دشمنی نہ رکھیں۔ اور اگر ہمارے سوا کسی اور کے لیے ہے۔ تو ہم اپنے لیے آپ سے کچھ وصایا کی التجا کریں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آیا اور اس کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے دین پر اور اپنی وحی پر حضرت ابو بکر صدیق رضی

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 301 (11528)، دار الفکر بیروت 2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 743، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com

Marfat.com

اللہ عنہ کو میرا خلیفہ بنایا ہے اور انہی سے وصیت طلب کی جا سکتی ہے۔ پس تم ان کی نصیحت کو سنو اور اطاعت و پیروی کرو۔ تو ہدایت پا جاؤ گے اور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور ان کی اقتداء کرو، راہنمائی حاصل کر لو گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فتنۂ ارتداد عرب میں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے آپ کی مخالفت کی تو سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کسی نے آپ کی رائے کے ساتھ اتفاق نہیں کیا، آپ کے معاملہ پر آپ کو مضبوط نہیں کیا اور آپ کے معاملہ پر آپ کی مدد نہیں کی۔ آپ نے کہا: قسم بخدا! ان دونوں کی رائے نہیں بدلی اور ان دونوں کی مستقبل مزاجی کو تمام اہل زمین نے دیکھا۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ کے بارے کہا: اس وقت ان کو آپ ﷺ کے وصال کی خبر دی گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یعنی جب آپ لوگوں کو اسلام قبول کرتے ہوئے دیکھیں۔ وہ فرماتا ہے کہ جس وقت آپ کی موت حاضر ہو تو اس وقت اپنے رب کی حمد بیان کرتے ہوئے پاکی بیان کیجئے اور (اپنی امت کے لیے (اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

امام ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ کے تحت یہ تفسیر بیان کی ہے کہ یہ علم اور حد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے اس کی حد بیان کی ہے اور آپ کو اپنے وصال کی خبر دی ہے کہ بے شک آپ فتح مکہ کے بعد باقی نہیں رہیں گے مگر تھوڑا سا وقت۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سارے قرآن کریم میں جو سورت سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن سعد الساعدی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوبکر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ النصر نازل کی گئی۔ تو آپ نے جان لیا کہ یہ آپ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ فتح مکہ کا ارادہ فرمایا: تو آپ مدینہ طیبہ سے رمضان المبارک میں روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کو مدینہ طیبہ آئے ہوئے آٹھواں سال نصف گزر چکا تھا اور ابھی رمضان المبارک کے تیرہ دن باقی تھے کہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ پڑھتے تھے: "سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ وَاَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ" تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کثرت سے یہ پڑھتے ہیں: "سُبۡحَانَ اللّٰهِ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 5، صفحہ 323، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ "تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ عنقریب میں اپنی امت سے ایک علامت دیکھوں گا۔ اور جب میں اسے دیکھوں تو کثرت سے یہ کلمات پڑھوں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" اور تحقیق میں نے وہ دیکھ لی ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔(1)

امام عبد الرزاق، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں کثرت سے یہ کہا کرتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" اور آپ قرآن کریم کی یہ تفسیر کرتے تھے: یعنی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل کی گئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر انہی دو کی مثل کلمات کہتے سنا: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ"(3)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں اٹھتے بیٹھتے اور آتے جاتے یہی کلمات کہتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" تو میں نے (ان کے بارے) آپ سے عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ آخر تک پڑھی۔(4)

امام عبد الرزاق، محمد بن نصر، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ"(5)

امام حاکم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ" اور جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو پھر اس طرح کہتے: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ"(6)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں ان کے دل انتہائی نرم ہیں ایمان یمانی ہے، فقہ یمانی ہے اور حکمت یمانیہ ہے۔

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 192، قدیمی کتب خانہ کراچی 2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 742، قدیمی کتب خانہ کراچی

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 407، دار احیاء التراث العربی بیروت 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 408 5۔ ایضاً

6۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 587 (3983)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور فرمایا یقیناً لوگ گروہ در گروہ دین سے نکلیں گے جیسا کہ وہ گروہ در گروہ اس میں داخل ہوئے۔(1)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے حلیہ میں حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! علیہ السلام مجھے میرے وصال کی خبر دی گئی ہے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کے لیے ہر آنے والی ساعت پہلی سے بہتر ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بے شک لوگ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے ہیں۔ اور عنقریب وہ گروہ در گروہ اس سے نکلیں گے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اور اہل یمن آئے، ان کے دل انتہائی نرم ہیں، ان کی طبعی خصائل اور دلوں کی عظمت نے انہیں انتہائی حسین بنا دیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوئے ہیں۔

1۔ مستدرک حاکم، جلد 4، صفحہ 541 (8518)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com